شائع ہونے والے متون کی تصدیق وتصریح کی جا سکے، اور یہ دیکھا جا سکے کہ آیا یہ متون منشائے مصنّف کے مطابق ہیں یا منشائے مرتّب کے۔ کیوں کہ مکتوبات شیخ احمد سرہندی کے سلسلے میں عبداللہ خویشگی نے جو جعل سازی کی تھی وہ تاریخ کے ریکارڈ پر محفوظ ہے۔ اسی طرح حضرت آسی لکھنوی اور مفتی انتظام اللہ شہابی کی جعل سازیوں سے بھی علمی دنیا بخوبی واقف ہے۔ ادبی حلقوں کو مسرور و مطمئن ہونا چاہیے کہ ڈاکٹر خالد ندیم مکاتیبی ادب کی تدوین واشاعت کے سلسلے میں ایک اچھے اور ذمّے دار مدوّن ہونے کا ثبوت فراہم کر رہے ہیں۔

نام کتاب	:	''مکاتیبِ مشاہیر بنام حق نواز خاں''
مرتّب	:	سیّد نصرت بخاری
ناشر	:	جمالیات پبلی کیشنز، اٹک
ضخامت	:	۳۰۴صفحات
اشاعت	:	۲۰۱۲ء
مبصّر	:	ڈاکٹر شاہ انجم

سیّد نصرت بخاری کا مقالہ برائے ایم فل پیشِ نظر ہے اسے انھوں نے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد سے حصولِ سند کے لیے مرتّب کیا تھا جسے اب کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ گرامی جناب حق نواز خاں (پ ۱۹۳۷ء) کا شمار بھی مشاہیر میں ہوتا ہے آپ کی علم دوستی اور کتاب دوستی سے علمی وادبی حلقے بخوبی واقف ہیں۔ آپ کے تبصروں اور خطوں سے آپ کی ناقدانہ اور محققانہ نظر کا ثبوت ملتا ہے۔ اسی طرح آپ کے نام ہم عصر ادبا اور محققین کے خطوط سے بھی بعض علمی، ادبی سیاسی اور سماجی نوعیت کی معلومات سامنے آئی ہیں۔ چناں چہ یہی وجہ ہے کہ مقالہ نگار نے آپ کے نام مشاہیر کے خطوط کو مرتّب کر کے دستاویزی تحقیق کے شعبے کو وسعت دینے کی کوشش کی ہے۔

زیرِ تبصرہ کتاب پچیس مشاہیر کے خطوط پر مشتمل ہے۔ سرِدست ان مشاہیر میں سے احمد رضا، احمد ندیم قاسمی، افتخار عارف، ڈاکٹر جمیل جالبی، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر سیّد عبداللہ، ڈاکٹر غلام سرور، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں، سیّد قدرت نقوی، ڈاکٹر گوہر نوشاہی، لطیف الزماں خاں، ڈاکٹر محمد باقر اور ڈاکٹر مظفر حسن ملک قابلِ ذکر ہیں۔

مقالہ نگار نے صرف ان خطوں کو یکجا ہی نہیں کیا بلکہ ان پر حواشی وتعلیقات بھی تحریر کیے ہیں۔ جناب حق نواز خاں کے ساتھ ساتھ تمام مکتوب نگاروں کے بارے میں ضروری معلومات بھی اس پر مستزاد ہیں۔

مقالے کی ترتیب کچھ یوں ہے: ابتدائیہ، مکتوب نگاری کی روایت، حق نواز: احوال وآثار، مکتوب نگاروں کا تعارفی جائزہ، مکاتیب کا متن، حواشی وتعلیقات۔

حواشی وتعلیقات کے ذیل میں مرتّب کی محنت یقیناً لائقِ ستائش ہے مگر علمی اور تحقیقی اعتبار سے جو بات زیادہ کھٹکتی ہے وہ ماخذات کی نشان دہی کا نہ ہونا ہے۔ علاوہ ازیں مشاہیر کے خطوں کا کڑا انتخاب بھی نہ ہو سکا۔ متعدد خطوں کے مندرجات رسمایا دفتری جوابات پر مشتمل ہیں۔ چناں چہ احمد رضا، احمد ندیم قاسمی، ڈاکٹر جمیل جالبی اور ڈاکٹر گوہر نوشاہی وغیرہم کے ایسے ہی بعض خطوط اس مجموعے میں شریک ہیں۔ اسی طرح بعض حواشی تحقیق طلب نظر آئے مثلاً ''اوّلین اردو سلینگ لغت'' کے سلسلے میں جو توضیحی حاشیہ لکھا گیا ہے بہ ظاہر وہ محلِ نظر معلوم ہوتا ہے۔ ویسے بھی ''تحقیق'' محض کسی معروف ادبی شخصیت کے ارشادات کا نام نہیں بلکہ یہ تو حقائق کی تلاش اور مصدقہ معلومات کا نتیجہ ہوتی ہے۔ بہرحال جناب مرتّب کی محنت اور لگن کے اس نتیجے کا خیر مقدم ہونا چاہیے۔